روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 12 جولائی 2011ء 9 شعبان 1432 ہجری 12 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 159

متقی وہ ہیں

مفتی بصرہ حضرت قتادہ بن دعامہؓ نے یومنون بالغیب کی تفسیر میں فرمایا کہ:-

متقی وہ ہیں جو بعث بعد الموت حساب جنت اور جہنم پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے اس موعود کی تصدیق کرتے ہیں جس کا وعدہ قرآن میں دیا گیا ہے-

(درمنثور جلد1 ص25 جلال الدین سیوطی)

حضورانور کا بیلجیئم اور ہالینڈ میں قیام کا احوال نیز بعض سعید روحوں کے ایمان افروز واقعات

خدا تعالیٰ اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے

ایمان کی مضبوطی کیلئے دعا بھی کریں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات پر حمد اور شکر کا اظہار بھی کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جولائی 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جولائی 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے اپنے حالیہ دورہ جرمنی کی روداد بیان کرتے ہوئے دوران سفر جرمنی جاتے ہوئے اور واپسی پر بیلجیئم اور ہالینڈ میں بھی اپنے قیام کے دوران وہاں کے کچھ احوال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نئے نئے پہلو نظر آئے، جماعت کے تعارف کے نئے راستے کھلے بیلجیئم میں نومبائعین اور جماعت کے قریب آئے ہوئے دوستوں کے ساتھ مجلس ہوئی۔ دین حق کی خوبصورت تعلیم پیش کرنے کا موقع ملا۔ ان میں سے بعض کے خدا تعالیٰ نے دل کھولے، انہیں شرح صدر عطا فرمایا اور بعض کو بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ فرمایا کہ گزشتہ جمعہ سے تین دن کیلئے بیلجیئم کا جلسہ سالانہ ہوا تھا۔ اللہ کے فضل سے جماعت بیلجیئم بھی اب بیعتوں، رابطوں اور احمدیت کا پیغام پہنچانے میں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ دنیا میں ایک ہوا چلی ہوئی ہے۔ جماعت کی حقیقی شکر گزاری یہی ہے کہ جو راستے اللہ تعالیٰ کھول رہا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، نئے آنے والوں کو سنبھالیں اور اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہالینڈ کا جلسہ بھی آج سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں شامل ہونے والوں کو جلسہ کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ حضور انور نے جماعت ہالینڈ کو بھی دعوت الی اللہ اور تربیتی میدان میں بہت زیادہ ترقی کرنے کیلئے نصائح فرمائیں۔ فرمایا کہ ہالینڈ میں بھی نومبائعین اور بعض شرفاء کے ساتھ ملاقات ہوئی اور ایک بیعت ہوئی اور پھر نئے شامل ہونے والے ایک نئے جذبے اور جوش سے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو آگے پہنچانے کا اعلان کرتے ہیں۔ پس یہ خاص فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود کی تائید ونصرت کا ایک نظارہ ہے۔ حضور انور نے افریقہ کے ایک ملک کیمرون میں مخالفت اور خدا کی مدد کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔

حضور انور نے بعض نیک فطرتوں اور سعید روحوں کی رؤیا صادقہ اور سچی خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی صداقت، احمدیت کی سچائی اور الٰہی سلسلہ ہونے کی طرف راہنمائی کے واقعات بیان فرمائے۔ پھر فرمایا کہ خلفاء سلسلہ کو خوابوں میں دکھانے سے اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت احمدیہ کا نظام حضرت مسیح موعود کا ہی ایک تسلسل ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس سچائی کو دلوں میں ڈالنے کے واقعات بے شمار ہیں جن کا بیان ممکن نہیں ہے۔ اس قسم کے کچھ واقعات جلسہ سالانہ یوکے جو اسی ماہ میں ہوگا، میں آپ سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کو بھی دیکھیں گے لیکن سب کو سمیٹنا ممکن نہیں۔ پس اپنے ایمانوں کی مضبوطی کیلئے بھی دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کے ان انعامات پر حمد اور شکر بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے نظارے ہمیشہ ہمیں دکھاتا چلا جائے اور ہمیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔ آمین حضرت مسیح موعود غیروں کو مخاطب کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ خدا اپنے بندے کا مددگار رہوگا اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر بعض احباب جماعت کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا۔ ان کی خدمات سلسلہ اور اخلاق حسنہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان تعلیمی سکالرشپ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرشفقت منظوری کے ساتھ ’’پروفیسر رشیدہ تسنیم خان تعلیمی سکالرشپ‘‘ جاری کیا جا رہا ہے۔ اس سکالرشپ کا آغاز 2011ء سے ہوگا۔ یہ سکالرشپ ان طلباء وطالبات کے لئے ہوگا جنہوں نے 2011ء میں کسی منظور شدہ ادارہ سے B.A پاس کیا ہو اور اردو/ فارسی/ عربی تینوں مضامین میں سے کسی ایک میں (پاکستان بھر کے احمدی طلباء میں سے) سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں اور اسی مضمون میں کسی منظور شدہ یونیورسٹی میں M.A میں داخلہ لیا ہو۔ یہ کل تین انعامات ہوں گے اور ہر مضمون کے ایک طالب علم کو دیئے جائیں گے۔ زائد درخواستیں موصول ہونے پر بلحاظ حاصل کردہ نمبر میرٹ (Merit) کا خیال رکھا جائے گا۔ سکالر شپ کی رقم مبلغ 25,000/- روپے فی طالب علم ہوگی۔

(نظارت تعلیم)

نورالعین فزیوتھراپی کلینک

ادارہ نورالعین دائرۃ الخدمت الانسانیہ میں احباب کی سہولت کیلئے فزیوتھراپی کلینک قائم کیا گیا ہے جس میں فزیوتھراپسٹ مکرم عدنان احمد عارف صاحب اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ کلینک کے اوقات کار صبح 9 بجے سے دوپہر 3 بجے تک ہیں۔ ضرورت منداحباب استفادہ کریں۔ نورالعین فزیوتھراپی کلینک میں جوڑوں اور پٹھوں، کمر، گردن اور مہروں، فالج اور لقوہ کی تکالیف میں مبتلا مریض نیز سپورٹس انجریز (Sports Injuries) کیلئے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6212312,6215202,6215201

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

یادرکھو خداتعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعانہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا

شکر کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے اقوال، ارشادات اور تحریرات کو پڑھ کر غور کریں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں

آپ نے بے شمار کتب دینِ حق کی خوبصورت تعلیم اور قرآنِ کریم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر فرمائیں

حضرت مسیح موعود کی مجالس میں نماز، دعا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ضمن میں چند نصائح کا پر اثر تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 مئی 2011ء بمطابق 29 رشہادت 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق، غلامِ صادق، اور آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح ومہدی کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے اندھیرے زمانے کے بعد بھیج کر ہم پر جو احسان کیا ہے اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ اور شکر کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادہ کے اقوال، ارشادات اور تحریرات کو پڑھ کر غور کریں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جو یہ فرمایا ہے کہ (۔) (التوبة: 119) صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔ صادقین کی صحبت سے فیض پاؤ۔ اس کے سب سے خوبصورت نظارے تو ہمیں اُس وقت ملتے ہیں جب صحابہ رضوان اللہ علیہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے فیض پاتے ہوئے آپ کی مجالس اور صحبت کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پہنچائے۔ آپؐ کی مجالس کے تذکرے سنائے۔ آپؐ کی نصائح ہم تک پہنچائیں۔

پھر یہ دوسرا زمانہ ہے جس میں آپؐ کے غلام صادق کا ظہور ہوا۔ آپ نے (۔) کی خوبصورت تعلیم اور قرآن کریم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بے شمار کتب تحریر فرمائیں۔ (۔) کی بالادستی اور برتری دنیا پر ثابت کی۔ لیکن آپ کی بہت سی مجالس ایسی بھی ہیں جو (۔) کے ساتھ لگتی تھیں۔ بعض چھوٹی، بعض بڑی اور بعض جلسوں کی تقاریر کی صورت میں ایسی بھی ہیں جو ان کتب میں نہیں ہیں، جن میں آپ کے (۔) اس صحبت سے فیض پاتے تھے جو اس زمانے کے صادق اور غلام صادق کے وجود سے برکت یافتہ تھی۔ ان مجالس کو اُس زمانے میں جماعت کے اخباروں نے محفوظ کیا۔ کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جنہوں نے امام الزمان کی مجالس سے فیض پایا اور صحبت صادقین کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہوئے۔ ہم اُس مجلس میں بیٹھنے والوں اور مختلف قسم کے سوال کرنے والوں اور پھر اُن پُرحکمت باتوں کو محفوظ کرنے والوں کے بھی شکرگزار ہیں کہ اُن کے ذریعہ سے آج سو سال گزرنے کے بعد بھی ہم ان باتوں کو پڑھ اور سن سکتے ہیں۔

آج میں نے ایسی ہی مجالس میں سے نماز، دعا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ضمن میں آپ نے جو نصائح فرمائیں اُن میں سے چند ارشادات کو، چند نصائح کو لیا ہے۔

1907ء کے جلسے کی اپنی ایک تقریر میں جو ایک لمبی تقریر ہے، ایک جگہ دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ”یاد رکھو کہ یہ جو خداتعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتداء بھی دعا سے ہی کی ہے اور پھر اس کو ختم بھی دعا پر ہی کیا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان ایسا کمزور ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر پاک ہو ہی نہیں سکتا اور جب تک خداتعالیٰ سے مدد اور نصرت نہ ملے یہ نیکی میں ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب مُردے ہیں مگر جس کو خدا زندہ کرے۔ اور سب گمراہ ہیں مگر جس کو خدا ہدایت دے۔ اور سب اندھے ہیں مگر جس کو خدا بینا کرے۔ غرض یہ سچی بات ہے کہ جب تک خدا کا فیض حاصل نہیں ہوتا تب تک دنیا کی محبت کا طوق گلے کا ہار رہتا ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر 10 صفحہ 62۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

یہ جو دنیا کی محبت کا پھندا پڑا ہوا ہے یہ گلے میں پڑا رہتا ہے۔ وہی اس سے خلاصی پاتے ہیں جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔ اگر فضل حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے بھی دعا مانگو۔

پھر نماز میں وساوس کو دور کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ:

”یہ کیا دعا ہے کہ مُنہ سے تو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحہ: 6) کہتے رہے اور دل میں خیال رہا کہ فلاں سودا اس طرح کرنا ہے۔ فلاں چیز رہ گئی ہے۔ یہ کام یوں چاہئے تھا۔ اگر اس طرح ہو جائے تو پھر یوں کریں گے۔ یہ تو صرف عمر کا ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان کتاب اللہ کو مقدم نہیں کرتا اور اسی کے مطابق عمل درآمد نہیں کرتا تب تک اُس کی نمازیں محض وقت کا ضائع کرنا ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر 10 صفحہ 62-63۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

اس کے لئے پھر وہی آپ نے بتایا کہ دعا کرو۔

حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ تھے وہ کسی مسجد میں گئے۔ وہاں کا جو امام الصلوۃ تھا وہ نماز پڑھاتے ہوئے اپنے کاروبار کے متعلق سوچ رہا تھا کہ مَیں یہ مال امرتسر سے خرید لوں گا، پھر دہلی لے کر جاؤں گا۔ وہاں سے اتنا منافع کماؤں گا۔ پھر اس کو کلکتہ لے جاؤں گا وہاں سے اتنا منافع ہوگا۔ پھر آگے چلوں گا۔ تو وہ بزرگ جو پیچھے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے نماز توڑ دی اور علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ کشفی طور پر اُن کو اللہ تعالیٰ نے اُس کے امام کے دل کی حالت بتا دی۔ بعد میں مقتدیوں نے شکایت کی مولوی صاحب! اس نے آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، توڑ دی تھی۔ بڑے غصّہ میں انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ کیا وجہ ہے؟ تم نے کیوں نماز توڑی؟ تمہیں پتہ ہے یہ کتنا گناہ ہے۔ اُس نے کہا مولوی صاحب! مَیں کمزور بوڑھا آدمی ہوں۔ آپ نے سفر شروع کیا امرتسر سے اور کلکتہ پہنچ گئے، ابھی آپ نے بخارا تک جانا تھا۔ مَیں اتنی دور آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ تو بعض دفعہ نماز پڑھانے والوں کا بھی یہ حال ہوتا ہے۔

پھر 1906ء کی ایک تقریر میں آپ فرماتے ہیں کہ:

”نماز کیا ہے؟ یہ ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو۔ اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ کیونکہ سوزش اور فرقت اور درد سے طلب کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدارادوں اور بُرے جذبات کو اندر سے دور کرے اور پاک محبت اس کی جگہ اپنے فیضِ عام کے ماتحت پیدا کر دے“۔ فرمایا ”صلوٰۃ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نِرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے۔ پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی''۔ فرمایا ''نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام، رکوع، سجود کرلیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے، خواہ اُسے سمجھیں یا نہ سمجھیں''۔ فرمایا کہ ''...... یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالبِ حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے'' (یعنی نماز جیسی نعمت کے ہوتے ہوئے) ''کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور اُن راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اُس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ افسوس اُن نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع سجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں۔...... جب تک انسان اُس عالم میں سے حصہ نہ لے جس سے نماز اپنی حد تک پہنچتی ہے تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ مگر جس شخص کا یقین خدا پر نہیں وہ نماز پر کس طرح یقین کر سکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 9 صفحہ 109-111۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر آپ نے فرمایا ''پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے۔ اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت اس کے بالمقابل مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر، سردی میں وضو کر کے، خواب راحت چھوڑ کر اور کئی قسم کی آسائشوں کو چھوڑ کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اُس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو''۔

(ملفوظات جلد نمبر 9 صفحہ 7۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر 1906ء کی ایک مجلس میں آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوب مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا۔ ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اُس کے دروازے پر آتی اور اُس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اُس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اُس کا انصاف اُسے دیا''۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آ ہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 9 صفحہ 41۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک جگہ آپ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ دیکھو: ''نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خدا تعالیٰ نے لعنت اور وَیل بھیجا ہے چہ جائیکہ اُن کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (الماعون: 5) خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ اُن نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اُس کے مطالب سے بے خبر ہیں۔ صحابہ (رضوان اللہ علیہم) تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اُس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں۔ مگر ان لوگوں نے تو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے کہ دوسرا نبی آگیا ہے اور اس نے گویا نماز کو منسوخ ہی کر دیا ہے''۔ (یعنی بجائے اس کے کہ نماز کو سمجھیں، صرف رسمی چیزیں رہ گئی ہیں اور نماز کو اب اس طرح بنا لیا ہے جیسا کہ حکم ہی نئے آگئے ہیں اور کسی نئے نبی نے حکم دے دیئے ہیں)۔ فرمایا: ''دیکھو! خدا تعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں، بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بھلا ہے کہ اُس کو خدا تعالیٰ کی حضوری کا موقعہ دیا جاتا ہے اور عرض معروض کرنے کی عزت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گزر جاتا ہے اور رات بھی گزر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی''۔ فرمایا: ''میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گزری جا رہی ہے۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 10 صفحہ 412-413۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

مارچ 1907ء کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے تو وہاں دو احباب کی آپس کی ناراضگی کا ذکر ہوا کہ اُن میں ناراضگی ہو گئی ہے۔ اِس بارہ میں بھی آپ نے مختلف نصائح اُس مجلس میں فرمائیں اور پھر یہ بھی فرمایا کہ: ''جب تک سینہ صاف نہ ہو، دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی''۔ فرمایا کہ یہ جو آپس میں لڑائیاں اور رنجشیں اور جھوٹی اَناؤں کی وجہ سے ایک دوسرے سے ناراضگیاں ہیں اِن کو چھوڑ دو اور دلوں کے بُغض اور کینے نکال دو۔ کیونکہ اگر سینے میں یہ بُغض اور کینے ہیں تو فرمایا تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ فرمایا کہ ''اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بُغض نہیں رکھنا چاہئے اور دنیا اور اُس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو''۔

(ملفوظات جلد نمبر 9 صفحہ 217-218۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

آپ صبح سیر کو تشریف لے جاتے تھے۔ بعض احباب بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ کسی نہ کسی موضوع پر گفتگو ہو رہی ہوتی تھی۔ 1908ء کی ایک صبح کی سیر کا ذکر ہے۔ یہ لمبی گفتگو تھی اس کا ایک حصہ مَیں نے لیا ہے فرمایا ''بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے۔ چاہے جتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اُس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ (۔) (سورۃ النمل آیت: 63)''

(ملفوظات جلد نمبر 10 صفحہ 137۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

(کہ کون کسی کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اُس سے دعا کرتا ہے اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ کسی بے کس کی دعا اور مضطر کی دعا کو وہ سنتا ہے)۔ آگے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اِن دعاؤں کو سنتا ہے۔

لاہور میں ایک مجلس میں جس میں غیر احمدی احباب بھی شامل تھے آپ نے ایک لمبی

تقریر فرمائی جس میں دعا کے بارہ میں فرمایا کہ ’’(۔) سے سچی مراد یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرلے‘‘۔فرمایا’’مگر سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں‘‘۔(اس میں کوئی شک نہیں)’’کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے۔ لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔انسان کمزور ہے۔جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا اس دشوار گزار منزل کو طے نہیں کرسکتا۔خود اللہ تعالیٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضُعفِ حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے(۔) (النسآء: 29)۔ یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔اس کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے۔کیونکہ دعا اُس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہوکر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے۔ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے‘‘۔(پوری کوشش کرے)’’اور اُس کے ساتھ دعا سے کام لے۔اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا، یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے۔اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا، یہ دہریت ہے۔یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اُس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ایک لمحے میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اُس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔یہی دعا اُس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اُس میں لگا رہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 7صفحہ 192-193۔مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک مجلس میں جو لاہور میں ہی تھی آپ نے فرمایا کہ ’’درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے‘‘۔(اپنے اخلاق درست کرو۔اُس کے بعد دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔)’’ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہوکر ایک مصفّٰی قطرہ کی طرح بن جاوے۔جب تک یہ حالت میسر نہ ہوگی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے اور اسی لئے فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا (النازعات: 6) کہہ کر قرآن شریف میں قسم بھی کھائی ہے۔جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا بھی کرے گا اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لے گا کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اُس کو حارج ہیں اُن سب کو ترک کردے گا اور رسم، عادت اور بناوٹ سے الگ ہوکر دعا میں مصروف ہوگا تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کرلے گا۔یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس قدر دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔حالانکہ دعا کا حق تو اُن سے ادا ہی نہ ہوا تو قبول کیسے ہو؟۔اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو یا سخت پیاس ہو اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی تو کیا اُس کی شکایت بجا ہوگی؟ ہرگز نہیں۔جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لے گا تب تک کچھ فائدہ نہ ہوگا۔یہی حال دعا کا ہے۔اگر انسان لگ کر اُسے کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔وقت بھی میسّر آوے تو امید ہے کہ ایک دن اپنی مراد کو پالیوے۔لیکن راستہ میں ہی چھوڑ دینے سے صدہا انسان مر گئے (گمراہ ہوگئے) اور صدہا ابھی آئندہ مرنے کو تیار ہیں‘‘۔(اگر رستے میں چھوڑ دیں گے تو گمراہ ہونے کو تیار رہیں)۔فرمایا’’اسی طرح وہ بداعمالیاں جن میں لوگ سر سے پاؤں تک غرق ہیں اُن کے ہوتے ہوئے چند دن کی دعا کیا اثر دکھا سکتی ہے۔پھر عُجب، خود بینی، تکبر اور ریاء وغیرہ ایسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں جو عمل کو ضائع کردیتے ہیں۔نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اُسے قید رکھو گے تو وہ رہے گا ورنہ پرواز کر جائے گا۔اور یہ بجز خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل نہیں ہوسکتا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔)(الکھف : 111)۔ عملِ صالح سے یہاں یہ مراد ہے کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔نہ عُجب ہو، نہ کبر ہو، نہ نخوت ہو، نہ تکبر ہو، نہ نفسانی اغراض کا حصہ ہو، نہ رُو بخلق ہو‘‘۔(یعنی لوگوں کی طرف توجہ رہے کہ اُن سے اُمیدیں رکھیں) حتیٰ کے دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا تعالیٰ کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے تب تک ٹھوکر کھائے گا اور اس کا نام شرک ہے۔کیونکہ وہ دوستی اور محبت کس کام کی جس کی بنیاد صرف ایک پیالہ چائے یا دوسری خالی محبوبات تک ہی ہے۔ایسا انسان جس دن اُس میں فرق آتا دیکھے گا اُسی دن قطع تعلق کردے گا۔جو لوگ خدا تعالیٰ سے اس لئے تعلق باندھتے ہیں کہ ہمیں مال ملے یا اولاد حاصل ہو یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہوجاویں اُن کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں اور ایمان بھی خطرے میں ہے۔جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پہنچا‘‘۔(یعنی اپنی ذاتی خواہشات کو کوئی نقصان پہنچا، نہ پوری ہوئیں)’’اُسی دن ایمان میں فرق آجائے گا۔اس لئے پکا مومن وہ ہے جو کسی سہارے پر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا‘‘۔(خدا تعالیٰ کی عبادت اس لئے نہیں کرتا کہ یہ ہوگا تو تب میں عبادت کروں گا)۔

(ملفوظات جلد نمبر 7صفحہ 131-132۔مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر 1904ء کے اگست میں لاہور کی ہی ایک مجلس ہے۔یہاں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔بغیر اُس کے یقین کامل ہرگز نہیں ہوسکتا۔وہ اُس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو‘‘(۔گناہ سے بچنے کے لئے دعا کرو، ساتھ تدبیر بھی کرو۔)’’اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے، اُن کو ترک کرو‘‘۔(یہ نوجوانوں کے لئے خاص طور پر بڑا ضروری ہے کہ تمام محفلیں، مجلسیں، دنیاوی لغویات جن سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے، اُن کو ترک کریں)۔’’اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا وقدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں، جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہیں ہوگی۔نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔نماز وہ شئی ہے جس سے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے۔اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے، اسی طرح نفس امارہ بھی سم قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے‘‘۔(یعنی خدا تعالیٰ نے بنایا ہے تو جتنے گناہ ہیں، جو نقصان دہ چیزیں ہیں، اِن کا علاج بھی اللہ تعالیٰ سے مانگو لیکن خالص ہو کر، خود کوشش کرتے ہوئے)۔

(ملفوظات جلد نمبر 7صفحہ123۔مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر 1904ء میں ایک مجلس میں جہاں نئے بیعت کرنے والے شامل تھے آپ نے

نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ آیا اُس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف؟ یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے؟۔'' (یہ بڑی نوٹ کرنے والی چیز ہے۔ یہ دیکھو تمہارا میلان کس طرف ہے۔ دنیا کی طرف یا دین کی طرف؟ اور اس کا معیار کیا بنایا۔ فرمایا کہ یہ دیکھو تم جو دعائیں کرتے ہو اُن میں زیادہ تر دعائیں تمہاری دنیاوی آسائشوں کے لئے ہیں، دنیاوی ضروریات کے لئے ہیں یا دین کے لئے ہیں، یا دین کی خدمت کے لئے)۔ ''پس اگر معلوم ہو کہ اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اُسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہئے''۔ (اگر صرف دنیاوی فکریں ہی ہیں اور دین اس کا مقصد نہیں ہے تو فرمایا کہ اُسے اپنی حالت پر رونا چاہئے)۔ ''بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لئے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں۔ دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب کچھ دین کے لئے ہو تو خدا تعالیٰ اُن کو کبھی ضائع نہ کرے۔ قول اور عمل کی مثال دانہ کی ہے۔ اگر کسی کو ایک دانہ دیا جاوے اور وہ اُسے لے جا کر رکھ چھوڑے اور استعمال نہ کرے تو آخر اسے پڑے پڑے گھن لگ جاوے گا۔ ایسے ہی اگر قول ہو اور اُس پر عمل نہ ہو تو آہستہ آہستہ وہ قول بھی نہ رہے گا۔ اس لئے اعمال کی طرف سبقت کرنی چاہئے''۔ (یعنی اعمال کی طرف بڑھنے کی کوشش کرو۔ ایک دانے کو اُگاؤ گے تو اس میں سے پودا پھوٹ پڑے گا۔ رکھ دو گے تو گھن لگ جائے گا)۔

(ملفوظات جلد نمبر 7صفحہ117۔مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر جنوری 1908ء کی ایک مجلس میں گفتگو فرماتے ہوئے کہ حقیقی دعا کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ''دعا دو قسم (کی) ہے۔ ایک تو معمولی طور سے، دوم وہ جب انسان اُسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے''۔ (یہ ضروری نہیں ہے کہ جب مشکلات آئیں تبھی دعائیں کرنی ہیں بلکہ عام حالات میں بھی دعا کرتا رہے) ''کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں؟ اور کل کیا ہونے والا ہے؟ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اُس آڑے وقت میں کام آتی ہے''۔ (یہ ہے دعا کی اہمیت)۔

(ملفوظات جلد نمبر10صفحہ122- 123۔مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پھر اپنی ایک تقریر کے دوران آپ نے فرمایا کہ ''انسان کی ظاہری بناوٹ، اُس کے دو ہاتھ، دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا رہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ:3)۔ کے معنی سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے''۔ (یعنی انسانی جسم کے ہاتھ ہیں، پاؤں ہیں، یہ جو انسانی جسم کی بناوٹ ہے۔ جسم کا جو ہر عضو ہے ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے ہے)۔ تو فرمایا اسی طرح ''تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ:3) کے معنی سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔ ہاں مَیں یہ کہتا ہوں کہ تلاش اسباب بھی بذریعہ دعا کرو''۔ (یعنی جو دنیاوی سامان ہے اُس کی تلاش کرنی ہے تو بھی دعا کے ذریعہ کرو)۔ ''امداد باہمی میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت اُن رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت اُن پر آتا ہے کہ وہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح بولتے ہیں؟ نہیں۔ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں''۔ (انبیاء جب مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ (سورۃ آل عمران:53) کہ کون ہیں اللہ کے لئے میرے مددگار؟ کہتے ہیں۔ تو وہ اُن کو ضرورت نہیں ہوتی)۔ فرمایا'' وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں''۔ (یہ بھی دنیا کو سکھانے کے لئے ہے) ''جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر اُن کو کامل ایمان اُس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ (۔)(المومن:52)۔ ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد دے سکتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے جس کی شان ہے نِعْمَ الْمَوْلٰی (۔)۔ دنیا اور دنیا کی مددیں ان لوگوں کے سامنے کالمیت ہوتی ہیں اور مُردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔ لیکن دنیا کو دعا کا ایک موٹا طریق بتلانے کے لئے وہ یہ راہ بھی اختیار کرتے ہیں۔ وہ حقیقت میں اپنے کاروبار کا متولّی خدا تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں اور یہ بات بالکل سچ ہے۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (الاعراف: 197)۔ اللہ تعالیٰ اُن کو مامور کر دیتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار کو دوسروں کے ذریعہ سے ظاہر کریں۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مقامات پر مدد کا وعظ کرتے تھے۔ اسی لئے کہ وہ وقت نصرت الٰہی کا تھا، اس کو تلاش کرتے تھے کہ وہ کس کے شامل حال ہوتی ہے۔

یہ ایک بڑی غور طلب بات ہے۔ دراصل مامور من اللہ لوگوں سے مدد نہیں مانگتا بلکہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کہہ کر وہ اس نصرت الٰہیہ کا استقبال کرنا چاہتا ہے اور ایک فرطِ شوق سے بے قراروں کی طرح اس کی تلاش میں ہوتا ہے۔ نادان اور کوتاہ اندیش لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگوں سے مدد مانگتا ہے بلکہ اس طرح پر اس شان میں وہ کسی دل کے لئے جو اس نصرت کا موجب ہوتا ہے ایک برکت اور رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ پس مامور من اللہ کی طلب امداد کا اصل سرّ اور راز یہی ہے جو قیامت تک اسی طرح رہے گا۔ اشاعت دین میں مامور من اللہ دوسروں سے امداد چاہتے ہیں مگر کیوں؟ اپنے ادائے فرض کے لئے تاکہ دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت کو قائم کریں۔ ورنہ یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ قریب بہ کفر پہنچ جاتی ہے اگر غیر اللہ کو متولّی قرار دیں۔ اور ان نفوس قدسیہ سے ایسا امکان محال مطلق ہے۔''

(ملفوظات جلد 9صفحہ 14-12 مطبوعہ لندن 1984ء)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی، اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے، ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اُسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اُس پر رحم آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولّی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حدّ بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ اُن سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ، تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ وفریب کے ذریعہ''۔ (جب دنیا میں مصائب شروع ہو جائیں تو وہ بچنے کے لئے کیا کرتا ہے۔ اگر اس کے پاس دولت ہے، پیسہ ہے، تو اس سے بچنے کے لئے اس کو استعمال کرتا ہے۔ اگر اس کے بڑے افسران سے تعلقات ہیں تو اُن تعلقات کو استعمال کرتا ہے یا مختلف قسم کے حیلے اور فریب، دھوکے کے ذریعہ سے، کسی نہ کسی طریقے سے) ''وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے، لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر اِن دنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں۔ لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے''۔ (انبیاء اور اولیاء کو جو مشکلات آتی

ہیں وہ انہیں رنجیدہ نہیں کرتیں، افسردہ نہیں کرتیں۔) ’’ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعے خداتعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے، عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق اَحکم الحاکمین سے ہو، وہ کب مصائب و شدائد کے وقت گھبراوے گا؟ انبیاء علیہم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عشرِ عشیر بھی ان کے غیر پر وارد ہو تو اُس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرضِ اصلاح آتے ہیں تو ان کی کل دنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی ان کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لمحہ بھی اُس کے شر سے امن میں نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ باامن زندگی بسر کریں۔ ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کر لیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ و کرامت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت اُن کے لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے۔ کُل قوم کا ایک طرف ہونا، دولت، سلطنت، دنیاوی وجاہت، حسینہ جمیلہ بیویاں وغیرہ سب کچھ کے لالچ قوم کا اس شرط پر دینا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ، لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ سے رُک جاویں۔ لیکن ان سب کے مقابل جناب رسالت مآب کا فرمانا کہ میں اگر اپنے نفس سے کرتا تو یہ سب باتیں قبول کرتا۔ میں تو حکم خدا کے ماتحت یہ سب کچھ کر رہا ہوں اور پھر دوسری طرف سب تکالیف کی برداشت کرنا، یہ ایک فوق الطاقت معجزہ ہے۔ یہ سب طاقت اور برداشت اُس دعا کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جو مومن کو خداتعالیٰ نے عطا کی ہے۔ اِن لوگوں کی دردناک دعا بعض وقت قاتلوں کے سفاکانہ حملہ کو توڑ دیتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے جانا آپ لوگوں نے سنا ہوگا۔ ابوجہل نے ایک قسم کا اشتہار قوم میں دے رکھا تھا کہ جو جناب رسالت مآب کو قتل کرے گا وہ بہت کچھ انعام و اکرام کا مستحق ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے مشرف بہ اسلام ہونے سے پہلے ابوجہل سے معاہدہ کیا اور قتل حضرت کے لئے آمادہ ہو گیا۔ اس کو کسی عمدہ وقت کی تلاش تھی، دریافت پر اسے معلوم ہوا کہ حضرت‘‘ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ’’نصف شب کے وقت خانہ کعبہ میں بغرضِ نماز آتے ہیں۔ یہ وقت عمدہ سمجھ کر حضرت عمرؓ سرِ شام خانہ کعبہ میں جا چھپے۔ آدھی رات کے وقت جنگل میں سے لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کی آواز آنا شروع ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گریں تو اُس وقت قتل کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے ساتھ مناجات شروع کی اور سجدہ میں اس طرح حمدِ الٰہی کا ذکر کیا کہ حضرت عمرؓ کا دل پسیج گیا۔ اس کی ساری جرأت جاتی رہی اور اس کا قاتلانہ ہاتھ سست ہو گیا۔ نماز ختم کر کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کو چلے تو اُن کے پیچھے حضرت عمرؓ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آہٹ پا کر دریافت کیا اور معلوم ہونے پر فرمایا کہ اے عمر! کیا تو میرا پیچھا نہ چھوڑے گا؟ حضرت عمر بددعا کے ڈر سے بول اٹھے کہ حضرت! میں نے آپ کے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا۔ میرے حق میں بددعا نہ کیجئے گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ وہ پہلی رات تھی جب مجھ میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 7صفحہ 59-61۔مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

دورانِ گفتگو مجلس میں آپ نے فرمایا کہ: ’’دشمن بداندیش صرف عداوت کے سبب ہماری ہر بات اور ہر فعل پر اعتراض کرتا ہے، کیونکہ اس کا دل خراب ہے۔ اور جب کسی کا دل خراب ہوتا ہے تو پھر چاروں طرف اندھیرا ہی نظر آتا ہے۔ یہ نادان کہتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے‘‘۔ (یعنی آپ کے متعلق کہا کہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہے کوئی کام نہیں کرتے) ’’مگر وہ خیال نہیں کرتے کہ مسیح موعود کے متعلق کہیں یہ نہیں لکھا کہ وہ تلوار پکڑے گا اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ جنگ کرے گا بلکہ یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے۔ یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعے سے تمام کام کرے گا۔ اگر میں جانتا کہ میرے باہر نکلنے سے اور شہروں میں پھرنے سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے تو میں ایک سیکنڈ بھی یہاں نہ بیٹھتا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ پھرنے میں سوائے پاؤں گھسانے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہو سکیں گے۔ دعا میں بڑی قوتیں ہیں‘‘۔ فرمایا ’’کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستے میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بےسروسامان فقیر ہے تُو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا، میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔ غرض دعا میں خداتعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خداتعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خداتعالیٰ اُس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔............ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خودبخود تباہ ہو جائیں گے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ اُن کو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں ہے۔ مگر ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خداتعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 9صفحہ 27-28۔مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

پس یہ دعا کے مضمون کے چند نمونے ہیں جو میں نے آج آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کے مضمون کو سمجھنے اور اپنی زندگیوں میں لاگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ ہمارے پیش نظر خداتعالیٰ کی ذات ہو، اس کی رضا کا حصول ہو۔ ہر آسائش میں بھی اور ہر مشکل میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اس سے دعائیں مانگنے کی اہمیت کو سمجھنے والے ہوں۔ ہم اس روح کو سمجھنے والے ہوں کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ رشتہ بیعت جوڑ کر ہم پر کیا ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اب ہمارا ہر قول اور فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں اور اس کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔

ان دنوں میں جب مخالفین احمدیت کی طرف سے حملے شدت اختیار کر رہے ہیں، جماعت کی حفاظت کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ دشمن کا ہر شر اُس پر الٹائے اور جماعت کی ہر آن حفاظت فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ (۔)

اے اللہ! ہم ان مخالفین کے مقابلہ میں تجھے لاتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

رَبِّ اِنِّی مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ. اے میرے رب! مجھ پر ظلم کیا گیا ہے۔ تُو ہی انتقام لے۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ ۔اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ پس مجھے حفاظت میں رکھ۔ میری مدد فرما اور میری حفاظت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

حضرت مسیح موعود کی ایک خاص دعا ہے

رَبِّ تَوَفَّنِیْ کہ اے میرے خدا! (۔) پر مجھے وفات دے اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔

ہمیشہ ہم صالحین کے ساتھ شامل ہونے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ ہمیں اس طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس پر حضرت مسیح موعود چلانا چاہتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرمہ زاہدہ منصورہ غفور صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم شرقی ہادی نمبر 2 تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے ذیشان اکرم ابن مکرم امجد آفتاب صاحب نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ موصوف مکرم ملک سلیم اللہ صاحب سابق کارکن خلافت لائبریری کا نواسہ ہے۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم قاری آفتاب احمد صاحب کو حاصل ہوئی۔ موصوف کی تقریب آمین 11/ اپریل 2011ء کو رات آٹھ بجے گھر پر ہی منعقد ہوئی اور مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور قرآن کریم کی تعلیم پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ محمود احمد صاحب شہید مردان حال دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم شیخ عارف محمود صاحب آف مردان حال دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 8 نومبر 2010ء کو مردان میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے زخمی ہوئے تھے تاحال ان کے چار آپریشن ہو چکے ہیں ابھی ایک آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

۞ مکرم محمد سرور ظفر صاحب نائب ناظم تربیت و نگران طاہر بلاک مجلس انصاراللہ ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ مبشرہ سرور صاحبہ تاجپورہ سکیم لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر رانا زوہیب احمد صاحب ابن مکرم میجر (ر) ڈاکٹر اخلاق احمد صاحب بٹالہ کالونی فیصل آباد پانچ لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 19 جون 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے کیا احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

۞ مکرم مرزا بشارت احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم مرزا فرید احمد صاحب کارکن وکالت مال اول کو 18 مارچ 2011ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے نومولودہ کا نام تہمینہ فرید عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مولانا مرزا بشیر احمد صاحب راجوری کی نسل سے اور مکرم صوفی عبداللطیف صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کی صحت وسلامتی، درازی عمر، والدین کیلئے قرۃ العین اور خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

۞ مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم مظفر حمید رانا صاحب ولد مکرم رانا حمید اللہ صاحب جرمنی کو خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹوں کے بعد 29 جون 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فاتحہ عطا فرمایا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم بچی کو نیک، صالحہ، دین کی خادمہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 052-4594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

۞ مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2011ء کیلئے داخلہ فارم یکم جون تا 15 جولائی 2011ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2011ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ اس لئے تمام احباب مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔ (1) برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (2)۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت دونوں اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

(1) امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2011ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ (2) امیدوار پرائمری پاس ہو۔ (3) امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو:

(1) ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 23 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

(2) بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 25,24 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 21 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 27 جولائی 2011ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 5 ستمبر سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائیگی۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃالحفظ ربوہ)

۞۞۞۞۞۞۞

حضرت میرزا اکبر بیگ صاحب

کلانور رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: 1893ء

وفات: 12 جولائی 1927ء

حضرت مرزا اکبر بیگ کلانور ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام حضرت مرزا نیاز بیگ تھا۔

آپ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اور حضرت مرزا ایوب بیگ کے بھائی تھے۔ اس طرح باپ اور تین بیٹوں کا شمار 313 رفقاء میں ہوتا ہے آپ محکمہ پولیس میں سب انسپکٹر تھے اور کمرمشانی ضلع میانوالی میں تعینات تھے۔

آپ کے اکلوتے بیٹے حضرت مرزا مبارک احمد رفیق مسیح موعود تھے اور وہ بھی خلافت سے وابستہ رہے۔

آپ کی وفات 12 جولائی 1927ء کو کلانور میں ہوئی اور وہیں تدفین ہوئی۔

(اصحاب صدق و صفا ص 247)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

خورشید 1958 قائم شدہ

حکیم شیخ بشیر احمد

ایم۔اے، فاضل طب والجراحت

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

مطب **خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔**

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی

پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000 | گلاس شواب 10ML Rs 20/= | پلاسٹک شواب 25ML Rs 25/=

خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز

سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک

یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔

رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج

تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔

دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 0333-9797797, 047-6211399

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 0333-9797798, 047-6212399

درخواست دعا

❁ مکرمہ نورین اکبر صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ لکھتی ہیں۔

خاکسارہ کی پھوپھی جان محترمہ اکبری اسماعیل صاحبہ کا لندن U.K میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے بعد از آپریشن صحت یابی کی رفتار بہت سست ہے اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ دے کر فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم طاہر احمد آصف صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم شاہدرہ ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ کا 13 جولائی 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں پتے میں پتھری کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور جلد کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 12 جولائی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، جینئس، بوائز ویسٹکوٹ، 3 سال تا 16 سال گرلز کے خوبصورت ملبوسات کی نئی ورائٹی
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ عبداللہ خان مارکیٹ 047-6214377

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا، اصفہان، شجرکار، وجی ٹیبل ڈیزائن، کوکیشن، افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130 Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

دلہن جیولرز
Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

The Vision of Tomorrow
nps
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

ptcl
عبداللہ ٹیلی کام
نزد میڈیکل کمپلیکس جلال پور روڈ۔ حافظ آباد شہر
چوہدری اعجاز احمد (ایگزیکٹو)
0333-4091157
0333-8277774,054-7423334,7425557
Fax:054-7523391
Email:ejaz_abdullah@hotmail.com

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

Wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

خصوصی رعائتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199

FR-10

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ